



سوال

پرانے خالص سونے کا ایسے سونے سے متبادلہ جس میں نکلینے بھی ہوں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سونے کی دکانوں کے بعض مالکان سونے کے تاجر کے پاس جاتے ہیں اور اس سے مثلاً ایک کلو ایسا سونا خرید لیتے ہیں جو نکلینوں کے ساتھ مرصع ہوتا ہے خواہ یہ نکلینے الماس یا زرکون جیسے قیمتی پتھروں کے ہوں یا دیگر عام پتھروں کے اور خریدار اس کے عوض ایک کلو خالص سونا دیتا ہے جس میں نکلینے نہیں ہوتے اور پھر بائع زبورات کے بنانے کی اجرت بھی وصول کرتا ہے۔ یعنی بائع اس طرح دو فائدے حاصل کرتا ہے ایک تو یہ کہ وہ نکلینوں کے عوض سونا حاصل کرتا ہے اور دوسرے وہ زبورات کے بنانے کی اجرت بھی وصول کرتا ہے حالانکہ وہ سونے کا تاجر ہے زرگر نہیں، تو اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ کام حرام ہے کیونکہ یہ سود پر مشتمل ہے اور جیسا کہ سائل نے ذکر کیا، سود اس میں دو طرح سے ہے (1) نکلینوں وغیرہ کے مقابلہ میں سونے کا حصول حالانکہ یہ اس بار کے مشابہ ہیں جس کا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہے کہ "انہوں نے بارہ دینار میں ایک ایسا ہار خرید جس میں سونا بھی تھا اور پتھر کے نگ بھی، تو انہوں نے اسے الگ الگ کر دیا اور دیکھا کہ اس میں نگ سونے سے بھی زیادہ ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(الابحاح فی تفصیل) (صحیح مسلم المساقاة باب بیع العقارہ) (بخاری: 1591)

"اس طرح کے ہار کو الگ الگ کئے بغیر نہ بیچا جائے۔"

(2) دوسرا اضافہ زبورات کے بنانے کی اجرت ہے اور صحیح یہ ہے اجرت کا اضافہ بھی جائز نہیں کیونکہ اگرچہ زبورات کی صنعت کا تعلق آدمی کے فعل سے ہے لیکن سودی معاملات میں یہ اضافہ اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیز پر اضافہ لینا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ عمدہ کھجور کا ایک صاع، دو صاع ردی کھجور کے عوض خریداجائے [1] اور مسلمان کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ سود سے بچے اور اس سے دور رہے کیونکہ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

[1] صحیح بخاری، البیوع، باب اذا اراد بیع تمر بتمر خیر منه، حدیث: 2201-2202 و صحیح مسلم، المساقاة، باب بیع الطعام مثلاً بمثل، ح: 1593



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

محدث فتویٰ

فتویٰ کیٹی